Name of the Scholar :Imtiaz Assad

Name of the Supervisor : Dr. Mohsin Ali

Name of the Department : Persian

Title of Thesis : Mulla Mohammad Shah Badakhshi Ke Ahwal Wa Asar

Abstract

''حضرت مُلاّ محمد شاہ بدخشیؒ کے احوال وآ ثار'' کے عنوان سے جو مقالہ میں نے فارسی زبان وادبیات میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کرنے کے لیے انتخاب کیا ہے اس مقالے کو میں نے اصلی ماخذ، ثانوی ماخذ، تواریخ، تذکروں اور اس موضوع پر آج کے دور میں جن دانشمند حضرات نے تحقیق کی ہیں ان سب مآخذوں سے مستند اطلاعات حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ چونکہ مُلاّ محمد شاہ بدخشیؒ دراصل بدخشان، افغانستان سے تعلق رکھتے تھے اور مغل دور میں ہندوستان تشریف لائے اور اس کے بعد کشمیر میں کافی عرصہ تک مقیم رہ کر علم وعرفان کا درس دیتے رہے۔ اس لحاظ سے ان تینوں خطوں کی اجتماعی اور ادبی تواریخ کا مطالعہ کرنا لازمی تھا۔ اس ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے راقم نے اپنے مقالے میں کوشش کی ہے کہ اصل موضوع کے ساتھ ساتھ اس دور کی اجتماعی، سیاسی ادبی اور فرہنگی حالات کا بھی جائزہ لیا جائے۔ اسی لیے اپنے موضوع کو مختلف ابواب پر تقسیم کر کے بحث کی ہے۔

باب اوّل میں کشمیر میں فارسی ادب کی پیش رفت کا جائزہ لیا گیا ہے۔ کشمیر میں فارسی ادب کی بنیاد دراصل اسلام پھیلنے کے ساتھ پڑی اور رفتہ رفتہ اس خطے کے لوگوں نے اس زبان میں اتنی مہارت حاصل کی کہ فارسی یہاں کی علمی اور ادبی زبان بن گئی۔ یہ وہی زبان ہے جو کشمیر میں تبلیغ دین کا اولین وسیلہ بنی، جو بہت عرصہ تک مروجہ تعلیم کا ذریعہ رہی اور جو علم وفضل، ثقافت اور شعر وادب کی ترجمان بن کر یہاں کی زندگی کے متنوع شعبوں کو متاثر کرتی رہی، مقالے کے دوسرے باب میں مُلاّ محمد شاہ بدخشیؒ کے دور کی سیاسی، سماجی، ادبی وفرہنگی کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس حصہ میں شاہجہاں کے تخت نشینی کے جشن کو بیان کیا گیا ہے اور اس کے علاوہ شاہجہان کے فتوحات اور معرکہ آرائیاں اور شاہجہاں وکشمیر کو بیان کیا گیا ہے۔

مقالے کا تیسرا باب ''معاصرین مُلّا محمد شاہ بدخشیؒ'' ہے جس میں مُلّا محمد شاہ کے معاصر بادشاہ یعنی شاہجہاں اور اورنگ زیب اور ہم عصر شعراء یعنی جہاں آرا، داراشکوہ، محسن فانی، میر الٰہی ہمدانی اور غنی کشمیری کی حیات اور فن پر مختصراً تبصرہ کرنے کی سعی کی گئی ہے۔ معاصرین امراء مُلّا محمد شاہ میں شاہجہاں، داراشکوہ اور جہاں آرا تھے۔ یہ تینوں حضرات مُلّا شاہ کے مرید تھے اور شاہ موصوف کے ارادت مند تھے۔ جہاں آرا و داراشکوہ دونوں بھائی بہن تصوف میں گہری دلچسپی رکھتے تھے اور حضرت مُلّا محمد شاہ کے مرید تھے اور سلسلہ قادریہ سے منسلک تھے۔

مُلّا محمد شاہ کے احوال اس مقالے کے چوتھے باب میں تفصیلاً پیش کئے گئے ہیں۔ مقالے کے اس باب میں راقم نے سعی کی ہے کہ اصل مآخذوں خاص طور سے مُلّا محمد شاہ کے خود کے آثار، تذکروں اور تواریخ کے دقیق مطالعے سے کوشش کی ہے کہ مُلّا محمد شاہ کی زندگی کے پہلوؤں کو دریافت کر کے اصل حقیقت پر مبنی ان کے احوال لکھے جائیں۔

''آثار مُلّا محمد شاہ'' اس مقالہ کا پانچواں اور اہم باب ہے۔ مُلّا محمد شاہ ایک اعلیٰ پایہ صوفی بزرگ ہونے کے ساتھ ساتھ ایک ماہر سخن گو، شاعر اور نثر نگار تھے۔ مُلّا محمد شاہ کے آثار خواہ وہ ان کا دیوان شعری ہو یا رسائل و رباعیات کا مجموعہ یا مثنویات و مکتوبات کا مجموعہ ہو۔ متعدد قلمی نسخے ملک کے مختلف کتب خانوں کے علاوہ غیر ملکی کتب خانوں میں محفوظ ہیں۔ دیوان شعر کے دو قلمی نسخے اور کلیات کا ایک مکمل نسخہ رضا رامپور لائبریری ہند میں محفوظ ہیں۔ اس کے علاوہ رباعیات مثنویات و مکتوبات کا مجموعہ پنجاب یونیورسٹی لاہور میں محفوظ ہیں۔ علاوہ ازیں تحقیق و اشاعت حکومت جموں و کشمیر کے کتب خانہ میں نظمیات و رسائل کا مجموعہ و قصیدہ بہ زبان عربی میں موجود ہیں۔ اس کے علاوہ مُلّا محمد شاہ کی مثنوی کا نسخہ انڈین آفس لائبریری ہند میں محفوظ ہے۔

مُلّا محمد شاہ بنیادی طور پر صوفی شاعر ہیں۔ ان کی شاعری میں تصوف و عرفان کے مختلف گوشے اور بعض اہم اور پر اسرار عرفانی مسائل ملتے ہیں۔ لہٰذا آپ کے کلام میں جگہ جگہ صوفی و مسالک کی رہنمائی، راہ سلوک کے مقامات کی توضیح، توحید اور معرفت الٰہی کے اسرار و رموز کی شناسائی کا درس ملتا ہے۔

مختصر طور پر مُلّا شاہ بدخشیؒ کے احوال و آثار کو دیکھتے ہوئے یہ بات پورے وثوق کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ ان کی شخصیت و شاعری ان کے متقدمین یا معاصرین سے کسی طرح بھی کم پایہ نہیں ہے۔